احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

منگل 26 جون 2001ء

روزنامہ

خطبہ نمبر: 26

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

منگل 26 جون 2001ء 3 ربیع الثانی 1422 ہجری - 26 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 141

رحمت عالم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ مشرکوں کے خلاف بددعا کیجئے - آپؐ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں -

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب النھی عن لعن الدواب حدیث نمبر 4704)

تہجد اور استغفار سے آپ خدا تعالیٰ کو بہت غفور اور رحیم پائیں گے

جو رسول اللہ ﷺ کی سچی اطاعت کرتا ہے اس کی جزا کے طور پر اس کو نور دیا جاتا ہے

اگر تم اپنی اولاد اور بیویوں سے نیک سلوک کرو گے تو اللہ کی رحمت کے امیدوار رہنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 - جون 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 22 جون 2001ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے صفت رحیمیت کی تشریح کا سلسلہ جاری رکھا - حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست نشر کیا اور انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، ڈچ، بوسنین اور ترکی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا -

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات آیات 5، 6 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا - ان آیات کریمہ میں ایک ایسا واقعہ بیان ہوا ہے جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں بارہا پیش آتا رہا ہے - آنحضور ﷺ کے دور میں کچھ لوگ بد اخلاق تھے اور آنحضور ﷺ کو آوازیں دے کر بلایا کرتے تھے - اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بدخلقی کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ کو ہرگز آواز دے کر نہ بلایا کرو، ان کے باہر تشریف لانے کا انتظار کیا کرو - اگر تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے - سورۃ الحدید کی آیت نمبر 29 کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا اس آیت میں آنحضور ﷺ کی سچی اطاعت کی تعریف فرمائی گئی ہے - اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی جو سچے دل سے اطاعت کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کو نور دیا جاتا ہے، یہ نور کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا اس کی تفصیل میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں، فرمایا تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا یعنی نور الہام، نور اجابت دعا اور نور کرامات اصطفاء (یہ نور کے تین معنے ہیں) حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں، اے ایمان والو! اگر تم متقی ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کے لئے تقویٰ کی صورت میں قیام واستحکام اختیار کرو - خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا اور وہ فرق یہ ہے کہ تمہیں ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں پہ چلو گے - وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا، تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کان میں بھی اور تمہاری زبان میں بھی اور تمہارے دماغ میں بھی اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں بھی نور ہوگا - اور تم جن راہوں پر چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے -

مومن عورتوں سے بیعت والی آیت کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا معروف والا عہد مردوں کی بیعت میں بھی لیا جاتا ہے - یہ بھی سمجھانے والی بات ہے کہ معروف کیا چیز ہے؟ قرآن کریم میں تمام حرام، حلال اور طیبات کھول کر بیان کر دیئے گئے ہیں - معروف سے مراد ہے کہ ان تمام قرآنی احکام کے علاوہ اگر تمہارا امام تمہیں کوئی حکم دے اور وہ عرف عام میں اچھا ہو تب بھی تم اطاعت کرو - اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر بار بار رحم فرمائے گا - سورۃ تغابن کی آیت کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا - عورتوں اور بچوں کی لاڈ پیار کی وجہ سے تربیت خراب نہ کرو - اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے تو عفو سے کام لو اور درگزر کیا کرو اور معاف کر دیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے - پس تم اپنی اولاد اور بیویوں سے اچھا اور نیک سلوک کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہنا اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دے گا - پھر حضور انور نے وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں خدا تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کی راتوں کی عبادت کا نقشہ بیان فرمایا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت، نمازوں کی ادائیگی کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگلی آیت کے تسلسل میں حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کو قرض حسنہ دینے سے مراد اللہ کی خاطر اپنے پاک مال میں سے غریبوں اور دوسرے انسانوں کو دینا ہے جس طرح اس نے ادا کرنے کا حکم دیا ہے - اس لئے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیا جائے وہ حسنہ کی نیت سے دینا چاہئے، اس نیت سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا دے گا - مگر جب دو گے تو دیکھو گے کہ اجر کے لحاظ سے خدا تعالیٰ عظیم تر ہے - پس اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو - حضور انور نے فرمایا دن بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں، راتیں لمبی ہوں یا چھوٹی ہوں تہجد کی نماز کی عادت ڈالنی چاہئے اور اس میں استغفار سے کام لینا چاہئے اس کے نتیجہ میں آپ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا پائیں گے - حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ خوشخبری ہو اس کے لئے جس نے استغفار کو کثرت سے پڑھا، استغفار کے معنے گناہوں اور ان کے بدنتائج سے حفاظت طلب کرنا ہیں -

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ 2001ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کا 53 واں جلسہ سالانہ مورخہ 22، 23، 24 جون 2001ء کو کامیابی سے منعقد ہوا - محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے مورخہ 22 جون 2001ء کو پاکستانی وقت کے مطابق رات ڈیڑھ بجے افتتاح فرمایا - احمدیہ ٹیلی ویژن نے بیت الرحمٰن واشنگٹن سے افتتاحی اجلاس کی کارروائی براہ راست نشر کی - محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب کے آغاز میں جلسہ کی تیاری سے متعلق بعض امور بیان فرمائے - آپ نے جماعت احمدیہ کے غلبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پہلے اردو میں اور پھر انگریزی میں پڑھ کر سنائی - آپ نے حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں بعض تربیتی اقتباسات بھی اردو اور انگریزی میں پڑھے -

جلسہ کا پنڈال وسیع وعریض مارکیوں پر مشتمل تھا جو حاضرین سے مکمل بھرا ہوا تھا - جلسہ گاہ کا سٹیج خوبصورتی اور مہارت سے سجایا گیا تھا جہاں برطانیہ اور کینیڈا کے علاوہ دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمان بیٹھے تھے - جلسہ کے دوسرے دن حاضرین کی تعداد 4 ہزار سے تجاوز کر گئی - پہلی مرتبہ جلسہ گاہ کے لئے بیت الرحمٰن کے ساتھ جگہ لے کر مارکیاں لگائی گئی تھیں -

احمدیہ ٹیلی ویژن نے مورخہ 24 جون 2001ء بروز اتوار پاکستانی وقت کے مطابق رات نو بجے اختتامی کارروائی براہ راست نشر کی - محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنے مختصر اختتامی خطاب میں فرمایا اس جلسہ کا مقصد حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانا ہے اسی طرح نو احمدی احباب کو جماعت کے پیغام اور روایات سے متعارف کرانا ہے خطاب کے بعد آپ نے دعا کرائی جس سے جلسہ کا اختتام ہوا -

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے -

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کو اس نے تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کیا ہے

رحمت صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے- ایسا شخص جو قطع رحمی کرتا ہے وہ بہت بدنصیب ہے

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات حسنہ پر غور کریں تو وہ رحمانیت اور رحیمیت سے پھوٹتی ہیں اور ربوبیت سے ترویج پاتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 13 اپریل 2001ء بمطابق 13/ شہادت 1380 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 111 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

تو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو، جس نام سے بھی تم پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں اور اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز سے پڑھا کر اور نہ اسے بہت دھیما کر اور ان کے درمیان کی راہ اختیار کر-

صفات باری تعالیٰ کا یہ مضمون میں نے شروع کیا ہوا ہے- اس سے پہلے ربوبیت کے متعلق میں نے عرض کیا تھا میرے لئے بہت مشکل ہے کہ ان دونوں نورانی دھاگوں کو کلیۃً الگ الگ کرسکوں- ایک بیان کے ساتھ دوسرا بھی شروع ہو جاتا ہے- دونوں ہی ایک ہی نور سے بنے ہوئے دھاگے ہیں- آج پھر میں اب خالصتاً رحمانیت کا ذکر کرنے کی کوشش کروں گا مگر اس میں قدرتی بات ہے کہ ربوبیت بھی خود بخود آتی چلی جاتی ہے- سب سے پہلے تو میں ایک حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں-

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے قبل ہی اپنے اوپر خود اپنے ہاتھ سے یہ فرض کر دیا تھا کہ ''میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے''- (سنن ابن ماجہ' کتاب المقدمۃ)- پس اس میں ہر گنہگار کے لئے جو قصداً گناہ نہیں کرتا بہت بڑی خوشخبری ہے اور جو قصداً گناہ کر لیتے ہیں اور اس کے بعد ان کو توبہ کی توفیق ملتی ہے ان کے لئے بھی بہت بڑی خوشخبری ہے کہ گناہ اگرچہ خدا کے غضب کا مطالبہ کرتے ہیں مگر اس کی حد سے زیادہ رحمانیت ان گناہوں پر بھی غالب آ جاتی ہے-

ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے مروی ہے جو سنن ابن ماجہ کتاب الزہد سے لی گئی ہے- حضرت ابو ہریرہؓ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں- ان میں سے ایک رحمت کو اس نے تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کیا ہے''- یعنی انسان کے اندر جتنی بھی رحمت کا جذبہ پایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتوں میں سے ایک رحمت کی تقسیم کے نتیجہ میں ہے- ''اسی کے ذریعہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی کے ذریعہ باہم ہمدردی سے کام لیتے ہیں- اور اسی کے ذریعہ درندے اپنے بچوں سے مہربانی کا سلوک کرتے ہیں- اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو موخر کر رکھا ہے- ان کے ذریعہ قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا''- (سنن ابن ماجہ - کتاب الزہد)- پس اس کی رحمت کا ایک حصہ ہے جس سے بنی نوع انسان نے استفادہ کیا ہے- باقی سب اس کے ان بندوں کے لئے ہیں جن کو مرنے کے بعد بھی اللہ کی رحمت نصیب ہونے والی ہے-

ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ - حضرت ابوسلمۃ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے- ہم بھی آپؐ کے ساتھ ہو گئے- نماز کے دوران ایک اعرابی نے دعا کی کہ اللہ! مجھ پر رحم فرما اور محمدؐ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرمانا- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو اس اعرابی سے فرمایا: ''تم نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے''- (ابو داؤد' کتاب الصلوٰۃ)- پس نماز میں تو باقی صحابہ ناراض بھی ہوں گے اس سے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ناراضگی کا انداز بھی بہت ہی پیارا تھا- اس کو پیار اور محبت سے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو وسیع ہی رکھو' اس کو کم کرنے کی کوشش نہ کرو-

سنن نسائی کتاب الجنائز میں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت' اپنے چچا یزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں- وہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ حضورؐ نے ایک تازہ بنی ہوئی قبر دیکھی- آپؐ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت کی قبر ہے جو بنی فلاں کی خادمہ تھی- حضورؐ اس (وفات یافتہ عورت) کو پہچان گئے- صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ آج دوپہر کو فوت ہو گئی تھی جبکہ آپؐ قیلولہ فرما رہے تھے اس لئے ہم نے آپؐ کو جگانا پسند نہ کیا- تب حضورؐ نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے' لوگوں نے بھی حضورؐ کے پیچھے صفیں بنا لیں- حضورؐ نے جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں- پھر فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی فوت ہو اور میں تم میں موجود ہوں تو ضرور مجھے اس بات کی اطلاع دو کیونکہ میری دعا اس کے لئے رحمت ہے- (سنن نسائی - کتاب الجنائز) - اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو رحمت کا سوواں حصہ سب انسانوں میں تقسیم ہوا اس میں سے سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حصہ پایا-

ایک حدیث ہے مسلم کتاب الفضائل- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اہل و عیال پر رحم کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا-

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ایک اور حدیث ہے بخاری کتاب الادب سے یہ لی گئی ہے' باب رحمۃ الولد وتقبیلہ -

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ قیدی آئے - ان میں ایک عورت تھی اس کے سینہ سے دودھ نکل رہا تھا (جس طرح بچہ دودھ نہ پئے تو دودھ پستانوں میں بھر جاتا ہے) چونکہ وہ بچہ اس کا مر چکا تھا اس لئے وہ دودھ خود بخود پھوٹ رہا تھا اور وہ دوسرے کسی کے بچہ کو دیکھتی تو اس کو دودھ پلانے لگ جاتی تھی - اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ - صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: جب تک اس کے لئے ممکن ہوا' یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں جانے دے گی - اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرتا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر کر سکتی ہے - (بخاری' کتاب الادب)

ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترمذی کتاب البر والصلۃ میں درج ہے - وہ عرض کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے -

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی النصیحۃ) - کہ جو بدنصیب اور سخت دل ہے' شقی القلب ہے اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور پھر وہ کسی پر بھی رحم نہیں کر سکتا' اس پر قیامت کے دن رحم کیا جائے گا -

ایک حدیث مسلم کتاب البر والصلۃ والادب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ مشرکوں کے خلاف بددعا کریں - آپ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ میں رحمت کے طور پر مبعوث کیا گیا ہوں - اس لئے اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ مشرک جب تک زندہ ہے اس کے لئے دعا ہرگز حرام نہیں ہے بلکہ کثرت سے اس کے لئے دعا کرنی چاہئے جس میں سب سے بڑی دعا یہی ہے کہ اللہ اس کو سچے ایمان اور توحید کی توفیق عطا فرمائے - ہاں جب مشرکانہ حالت میں مر جائے تو اس وقت بھی اگر یہ پتہ چلے کہ وہ مشرک خدا کا دشمن اور رسول کا دشمن تھا تو پھر کسی قیمت پر اس کے لئے دعا جائز نہیں - اور وہ مشرک جو لاعلمی میں مر جاتے ہیں ان کے متعلق قطعیت سے نہیں کہا جا سکتا کہ کسی قسم کی دعا کی جا سکتی ہے یا نہیں مگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے یہ گمان غالب ہے کہ ایسے مشرکین جو لاعلمی میں مر جاتے ہیں ان کے لئے دعا جائز ہوگی - پس کثرت سے دنیا میں آج بھی مشرک موجود ہیں جن کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کیوں مشرک ہیں - وہ آنکھیں بند کر کے ایک تقلید کر رہے ہیں - ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو کام بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے -

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

مجھے ایک دفعہ اس کا دلچسپ تجربہ یہاں انگلستان میں بھی ہوا - یہاں بعض عیسائیوں نے لوگوں کو عیسائی بنانے کی خاطر مفت اپنے خوبصورت علاقے میں ایک ایک ہفتہ کی دعوت دے رکھی تھی - تو مجھے بھی شوق تھا خوبصورت علاقوں کی سیر کا - کارنوال کے علاقہ میں' میں بھی گیا اور اس بیچاری کی دعوت اس کے اوپر الٹی پڑ گئی کیونکہ بجائے اس کے کہ وہ مجھے نعوذ باللہ من ذالک مشرک بناتی اس کے داماد نے میرے سامنے اقرار کر لیا کہ میں خدا کی توحید کا قائل ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا تسلیم کرتا ہوں - وہ واقعہ یہاں سے شروع ہوا کہ جب ہم کھانا کھانے لگے تو کچھ دیر کے لئے اس نے سر نیچے جھکایا اور Grace پڑھنا کہتے ہیں' گریس (Grace) پڑھی' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی - مجھے کہنے لگی کہ آپ بے شک کھائیں گریس تو عیسائیوں کے لئے ہے - میں نے کہا صرف کھانے کے لئے ہی گریس ہے - ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر عمل جو بغیر بسم اللہ کے کیا جائے وہ بے برکت ہوگا - تو ہمارا رسول تو اس معاملہ میں بڑا شاندار ہے اور ہر حصہ پر اس کی رحمت وسیع ہے - پس اس پہلو سے وہ جو اس کا داماد تھا اس پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے مجھے ایک موقع پر باہر لے جا کر کہا کہ میں آپ کے سامنے (توحید کا) اقرار کرتا ہوں' اللہ اس کو جنت نصیب کرے اگر وہ مر چکا ہے تو -

ایک روایت دار قطنی میں باب الصید والذبائح سے ہے - حضرت ابو ثعلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا - اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور نہ ان کو پامال کرنا - اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا' کچھ باتوں کا ذکر اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے' نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے اور اس کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرو -

تو "الحلال بین و الحرام بین" - حلال اور حرام دونوں خدا تعالیٰ نے خوب بین کر کے کھول دئے ہیں - ایک دوسرے سے جدا کر دئے ہیں - ان کے درمیان میں مشتبہات ہیں اور اس میں انسان اپنے نفس سے فتویٰ لیتا ہے - جو نیک لوگ ہیں وہ تو حلال ہی کی طرف جھکتے ہیں اور بعض کمزور اپنے نفس کے لحاظ سے بدی کی طرف بھی جھک جاتے ہیں - مگر ان کی تفصیل خدا نے اس لئے بیان نہیں فرمائی کہ بعض لوگ کمزوری کی وجہ سے اگر جھکتے ہیں تو ان کو معاف بھی فرما دے -

بخاری کتاب تفسیر القرآن میں ہے - حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا - جب وہ ان کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم کھڑی ہوئی اور رحمٰن کی کمر پکڑ لی" - اب یہ یاد رکھیں کہ کوئی ایسی چیز نہیں جو ظاہری طور پر کھڑی ہوئی اور رحمٰن کی کمر پکڑ لی" - یہ صفاتی بیان ہے اور اس کو ظاہر پر ہرگز نہ محمول کریں ورنہ ان احادیث کی کچھ سمجھ نہیں آ سکے گی - تو یہ ایک نظارہ ہے صفاتی جس سے رحیمیت' رحمانیت اور صلہ رحمی وغیرہ کے معاملات سمجھ آ جاتے ہیں - "رحم کھڑی ہوئی اور رحمٰن کی کمر پکڑ لی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہے؟ - کہنے لگی یہ جگہ قطع رحمی سے تیری پناہ چاہنے والوں کی ہے - فرمایا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھ کو ملائے میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھ کو کاٹے گا میں اس کو کاٹ دوں گا - اس نے کہا: "کیوں نہیں اے میرے رب - فرمایا تیرے ساتھ میرا یہ وعدہ ہے"-

مراد یہ ہے کہ قطع رحمی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ فرض کر لیا ہے کہ جو بھی قطع رحمی کرتا ہے یعنی رشتوں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ میری رحمانیت سے کاٹا جائے گا اور لازماً اس پر پھر رحم نہیں کیا جائے گا - اور جو صلہ رحمی کرتا ہے' اپنے رشتہ داروں کے حقوق پھر ان کے رشتہ داروں کے حقوق یعنی ماں کی طرف سے جو بھی رشتے بنتے ہیں ان سب کے حقوق ادا کرتا چلا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنا رحم کا تعلق جوڑ لیتا ہے - اور ایسا شخص بہت ہی خوش نصیب ہے - مگر بدقسمتی سے آج جماعت میں بہت سے بدنصیب بھی ہیں اور بلا ناغہ روزانہ مجھے شکایتیں ملتی ہیں - ان میں سے ایسی بہنوں کی شکایتیں ہیں جو خود اپنے بھائیوں سے شاکی ہیں کہ انہوں نے ہمارا حق چھین لیا ہے اور ہمارے اموال پر نظر ہے - اور اپنی برادریوں کے قصے لئے بیٹھے ہیں' اپنی جھوٹی غیرت اور انا کا قصہ لے بیٹھے ہیں - وہ زمیندار ہیں سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے بہن کو زمین دے دی تو یہ زمین غیروں میں چلی جائے گی اس لئے صرف ہمارا حق ہے - اب یہ انتہائی احمقانہ زمینداروں کی سوچ ہے جو عملاً اس وقت پاکستان میں' خصوصاً پنجاب میں بہت رائج ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں اور لوگ سمجھتے نہیں کہ کتنا بڑا گناہ کرتے ہیں وہ' دنیا کی جائیداد کی خاطر آخرت کی جائیداد سے کلیۃً محروم ہو جاتے ہیں - جبکہ دنیا میں جو رحمت ہے وہ تو ایک حصہ ہے صرف اور ساری رحمت تو آخرت میں ملنی ہے اور دنیا کی ایک حصہ رحمت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں - نہ دنیا کے رہے نہ دین

کے رہے۔

اب میں امام راغب کی تفسیر سے جو حضرت امام راغبؒ نے بڑی دانائی اور بڑی گہری حکمت کے ساتھ قرآن کریم کے مشکل الفاظ کی تفسیر لکھی ہے اس میں رحمٰن اور رحیم کے تابع آپ بیان کرتے ہیں کہ رحمت ایسی نرمی کو کہتے ہیں جو رحم کئے جانے والے پر احسان کا مقتضی ہے۔ کبھی یہ لفظ صرف رحمت کے لئے اور کبھی مجرد احسان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عام رحمت کے لئے جب یہ لفظ استعمال ہو تو اس میں سب بنی نوع انسان شامل ہیں لیکن جب خالصۃً احسان کے معنوں میں استعمال ہو تو محض اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بطور احسان کے رحمٰن ہے۔ ابھی کوئی مانگنے والا پیدا بھی نہیں ہوا تھا کہ اس کو بھی پیدا کیا اس کی ساری ضرورتوں کو پیدا کر دیا۔

کہتے ہیں جیسے فرمایا: ''رحم اللہ فلانا'' یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد صرف احسان ہی ہوتا ہے نرم دلی نہیں۔ انہی معنوں پر اطلاق پانے والی ایک روایت میں ہے (-) **رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات اور افضال ہیں اور انسان کی طرف سے رحمت اور شفقت ہے۔** پھر حضرت امام راغب لکھتے ہیں کہ انہی معنوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کے ذکر پر مشتمل یہ قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رِحم کو پیدا کیا تو اسے مخاطب فرمایا میں رحمٰن ہوں اور تو رِحم ہے' میں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ **جو صلہ رحمی کرے گا میں اس سے اپنا تعلق جوڑوں گا اور جو تیرے ساتھ تعلق کو توڑے گا میں اس کی بیخ کنی کر دوں گا۔** بیخ کنی کا لفظ بہت ہی' ایک انتہائی سنگین تنبیہ ہے۔ بیخ کنی کا مطلب ہے اس کو جڑ سے اکھیڑ پھینکوں گا۔ تو اگر کوئی شخص ان چھوٹی چھوٹی دنیاوی لالچوں میں پسند کرتا ہے کہ وہ جڑ سے اکھیڑا جائے تو پھر بہت ہی بڑی سزا ہے۔ جڑ سے اکھیڑنے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مثال دی ہے کہ ایک ایسا پودا جو جڑ سے اکھیڑا جائے ہوائیں اس کو ادھر ادھر لئے پھرتی ہیں۔ وہ نہ زمین کا پانی چوس سکتا ہے نہ غذا حاصل کر سکتا ہے یعنی جس دنیا کی خاطر وہ خدا سے الگ ہوا وہ دنیا بھی اس کی نہیں رہتی اور پھر وہ کہیں کا بھی نہیں رہتا۔ ہوائیں ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر اس کو بھگائے پھرتی ہیں۔ پس یہ بہت ہی بڑی تنبیہ ہے اس کو **جماعت احمدیہ خاص طور پر جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود (-) سے اپنا تعلق رکھنا چاہتے ہیں وہ اس نصیحت کو خوب اچھی طرح پلے باندھ لیں اور کبھی جماعت میں کوئی صلہ رحمی کو کاٹنے والا نہ پیدا ہو۔**

پھر امام راغب فرماتے ہیں کہ لفظ رحمٰن کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کیونکہ معنوں کے لحاظ سے اس کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی ذات کے سوا یہ معنے کسی اور پر صادق ہی نہیں آتے۔ کیونکہ وہی ایک ذات ہے جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور رحیم غیر اللہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور یہ لفظ اس کے لئے بولا جاتا ہے جس کی رحمت بہت زیادہ ہو۔ پھر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کرتے ہوئے انہیں بھی رحیم قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (-) کہ تمہارے لئے وہ رسول آ گیا جو بظاہر تم ہی میں سے ہے (-) یعنی بظاہر تمہی انسانوں میں سے ہے مگر اس کا مرتبہ یہ ہے (-) کہ تمہیں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس کو بہت اس کا دکھ پہنچتا ہے (-) وہ ہر خیر اور بھلائی کے لئے تمہارے لئے حریص ہے۔ اب حریص کا لفظ عام طور پر برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے یہاں خوبی کے معنوں میں ہے کہ ہر اچھی چیز کے لئے تمہارے لئے حرص رکھتا ہے۔

(-) مومنوں پر بہت ہی مہربان اور بہت رحیم ہے۔ اب دیکھیں یہاں بالمومنین رحمن رحیم نہیں فرمایا۔ پس رحمٰن کی صفت اللہ کے لئے خاص ہے لیکن رحیم مختلف معنوں میں انسان پر بھی بولا جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مجسم رؤف اور رحیم تھے۔ امام راغب لکھتے ہیں مفردات میں ''اور یہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا احسان عمومی طور پر مومن اور کافر دونوں پر نازل ہوتا ہے اور آخرت میں صرف مومنوں کے لئے خاص ہوگا۔ انہی معنوں میں تنبیہاً فرمایا (-) **کہ میری رحمت بہت وسیع ہے' ہر چیز پر وسیع ہے لیکن خاص طور پر میں اپنی رحمت کو اپنے اوپر خود فرض کر لیتا ہوں ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔**

اب حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں فرماتے ہیں:

''پس لازم ہوا کہ انسان کامل یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں صفات کا مظہر ہو''۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے لفظ 'ہو' استعمال کیا ہے 'ہوں' نہیں اور یہ حضرت مسیح موعود (-) کا خاص انداز تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہت زیادہ تعریف مقصود ہو تو پھر آپ کو بھی جس طرح اللہ تعالیٰ کو تو کہہ کر پکارا جاتا ہے اسی طرح آپ کے لئے بھی واحد کا صیغہ استعمال کیا کرتے تھے۔

فرماتے ہیں: ''اسی لئے رب کونین کی طرف سے''۔ ''رب کونین'' مراد ہے دونوں جہانوں کا رب۔ یہ کون ہے اور ایک دوسری کون ہے یعنی یہ جہان اور دوسرا جہان۔ ''آپ کا نام محمد اور احمد رکھا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں فرمایا (-)'' یہ وہی آیت ہے جس پہ امام راغب کی رائے میں نے آپ کے سامنے رکھی تھی۔ ''اللہ تعالیٰ نے لفظ عزیز اور حریص میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے فضل عظیم سے صفت رحمٰن کے مظہر ہیں کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں تمام عالموں کے لئے' نوع انسان اور حیوانات کے لئے' اہل کفر اور اہل ایمان کے لئے اور پھر فرمایا (-) خاص طور پر مومنوں کے لئے رؤف اور رحیم ہیں۔ اب کسی صاحب فہم پر مخفی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمٰن اور رحیم قرار دیا ہے۔

(اعجاز المسیح - روحانی خزائن - جلد 18 صفحہ 117-118)

اب یہاں لفظ رحمٰن لکھا ہوا ہے اس لئے میں نے وہی پڑھا ہے مگر حقیقت میں جو آیت میں لفظ ہے وہ رحیم قرار دیا گیا ہے رحمٰن نہیں مگر صفت رحمانیت کا مظہر بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ایک حضرت مسیح موعود (-) کا اقتباس ہے جس میں لفظ رحمٰن کی تشریح ایام الصلح میں فرمائی گئی ہے۔ فرماتے ہیں:

''دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضان عام سے موسوم کرتے ہیں' رحمانیت ہے جس کو سورۃ فاتحہ میں (الرحمن) کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی۔ یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے''۔

اب دنیا میں ہر جانور کو اپنی ضرورتوں اور اپنی عادتوں کے مطابق اور جس قسم کی غذا اس کے لئے ضروری ہے اور جن جنگلوں میں وہ رہنے کا عادی ہے عین اس کے مطابق اس کو شکل و صورت دی گئی ہے۔ حیوانات کو پنجے دئے گئے ہیں وہ رفتار دی گئی ہے جس سے وہ دوسرے جانوروں کا شکار کر سکیں اور دوسرے جانوروں کو بھاگ کر ان حیوانوں سے نجات پانے کی توفیق عطا فرمائی گئی ہے اور اس طرح بنی نوع انسان میں ''Survival of the fittest'' جو ڈارون کا قول ہے کہ جو بہترین ہو وہ سب سے زیادہ قوی ہو وہی زندہ رہتا ہے۔ اس کا اظہار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اب جو تیز رفتار جانور ہیں وہ بھیڑیوں اور شیروں وغیرہ سے بچ نکلتے ہیں اور جو نسبتاً کمزور ہوں یا بوڑھے ہوں یا بیمار ہوں وہ پکڑے جاتے ہیں تو اگلی نسل کے لئے بہتر جانور رکھے جاتے ہیں اس طرح رفتہ رفتہ اعضاء کی ترقی ہوتی چلی جاتی ہے اور لمبے عرصہ میں' کروڑوں سال کے عرصہ میں وہ جانور ایک اپنے اچھے خلق کو اپنی اولاد میں ودیعت کر دیتے ہیں اس سے آگے پھر اسی طرح Survival of the fittest کا نظام جاری ہے اور اس طرح جانور پہلی حالت سے اوپر کی حالت کی طرف ترقی کر سکتے ہیں۔

اب یہ رحمانیت کا بیان ہے لیکن ربوبیت سے بھی اس کا ایک تعلق ہے۔ ناممکن ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کو یہاں الگ الگ کیا جا سکے کیونکہ **ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی**

طرف لے جانے کو ربوبیت کہتے ہیں۔ تو رحمانیت ربوبیت کو بخشتی ہے اور ربوبیت پھر ایک رحمانیت پیدا کرتی ہے۔ ’’بقا کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے‘‘۔

اب دیکھ لیں حضرت مسیح موعود (۔) خود فرماتے ہیں کہ رحمانیت ایک پہلو سے سب سے پہلے ہے یعنی ربوبیت سے بھی پہلے ہے۔ ابھی چیز پیدا بھی نہیں ہوئی اور مانگنے والا کوئی بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف وہ چیز پیدا کی اور اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ اس نے جس طرح زندگی بسر کرنی تھی اس کے مطابق اس کو اعضاء عطا فرمائے۔

فرماتے ہیں: ’’اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے‘‘۔ بلکہ یہ بھی کہا جائے کہ لکھوکھہا‘ کروڑہا برس پہلے تو یہ بھی مبالغہ نہیں ہوگا۔ ’’بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا‘‘۔ تو اجرام سماوی تو کروڑوں سال پہلے‘ اربوں سال پہلے پیدا کئے گئے ہیں اس لئے حضرت مسیح موعود (۔) نے عام محاورہ میں ہزارہا برس فرمایا ہے‘ مگر مراد آپ کی یہی ہے کہ کروڑوں اور اربوں سال پہلے۔ ’’پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خداتعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خداتعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے‘‘۔

(ایام الصلح‘ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 248-249)

اگر غور کریں تو جتنے بھی ہر قسم کے جاندار ہیں خواہ آپ ان کو موذی جانور سمجھیں یا غیر موذی سمجھیں وہ سارے کے سارے انسان کی بہبود کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ ایکو (Eco) سسٹم کہلاتا ہے سائنس میں۔ یعنی موذی جانور اور غیر موذی جانور یہ ایک دوسرے کی تعداد معین کرتے رہتے ہیں جتنی ہونی چاہئے اور وہی انسان کے لئے رحمت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انسان پر رحم کرکے اسے بقا نہ دینی ہوتی تو اس کے نتیجہ میں تمام حیوانات کو تباہ کر دیتا۔ یعنی جو جاندار مختلف نوع کے ملتے ہیں وہ سارے انسان کی بہبود کے لئے اور اس کی خاطر بالآخر قربان ہونے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن ایک چیز میں انسان ہر دوسرے جانور سے زیادہ حصہ پالیتا ہے وہ ہے روحانی طور پر تربیت۔ پس رحمانیت کے تعلق کے نیچے یہ روحانی تربیت بھی آ جاتی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں جب دوبارہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (الرحمن الرحیم) تو یہاں خصوصیت سے روحانی تربیت کے لحاظ سے رحمان ہونا مراد ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرماتا ہے (۔) کہ اللہ تعالیٰ رحمان ہے (۔) کہ اس کو قرآن سکھایا۔ جس نے انسان کو پیدا کیا اور قرآن کو پیدا نہیں کیا (۔) اور اس کو بیان عطا کیا۔ تو یہ بحث چلتی ہے کہ قرآن تخلیق ہے کہ نہیں۔ یہ انہی آیات میں طے ہو جاتی ہے۔ قرآن تخلیق نہیں ہے‘ قرآن ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ پر مشتمل صفات کا بیان کرنے والا ہے اس لئے وہ خلق نہیں ہوا اور نہ خدا کی کوئی صفت خلق ہو جاتی ہے اس لئے تمام صفات الٰہی دائمی ہیں اور ازلی ہیں اور ابدی بھی ہیں جو ہمیشہ رہیں گی۔ پس (۔) کہ انسان جو ہے وہ خداتعالیٰ کی رحمانیت کا مظہر ہے۔ رحمانیت نے اس کو پیدا کیا اور بیان اس کو سکھایا یعنی زبان سکھائی اور قرآن سکھایا۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں: رحمٰن کے بندے کون لوگ ہیں۔ سچے بندے رحمٰن کے کون ہوتے ہیں ’’جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں‘‘۔ حضرت مسیح موعود (۔) اسی بات کو ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو ۔۔۔ رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

یہ جب مجھے گالیاں دیتے ہیں تو اس کے جواب میں ان کو دعائیں دیتا ہوں کیونکہ رحمانیت جوش کر رہی ہے میرے اندر اور غیظ دھیما ہوا ہے اس کے مقابل پر۔

فرماتے ہیں: ’’بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کرکے خدا پر بولا جاتا ہے‘‘۔ ’ان معنوں کرکے‘ کا محاورہ ہے پرانے زمانے کا۔ آج کل کی اردو میں تو شاید استعمال نہ ہو مگر ’ان معنوں میں‘ کو ’ان معنوں کرکے‘ کہا جایا کرتا تھا۔ فرماتے ہیں: ’’تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا ہے کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کرکے خدا پر بولا جاتا ہے‘‘۔ یعنی ان معنوں میں خدا پر بولا جاتا ہے۔ ’’کہ اس کی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک برے بھلے پر محیط ہو رہی ہے جیسا کہ ایک جگہ اور بھی اسی رحمت عام کی طرف اشارہ فرمایا ہے (۔) (سورۃ الاعراف رکوع 19) یعنی میں اپنا عذاب جس کو لائق اس کے دیکھتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر یک چیز کو گھیر رکھا ہے۔ اور پھر ایک اور موقع پر فرمایا (۔) (الانبیاء رکوع 3) یعنی ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے‘‘۔

پس ہر انسان اپنی وجہ تخلیق کو پورا نہیں کر رہا۔ نیک صفت انسان بھی بہت سی چیزوں میں اپنی وجہ تخلیق کی جو انتہاء ہے اس کو پورا نہیں کرتا۔ کوئی یہاں ٹھوکر کھا جاتا ہے‘ کوئی وہاں ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ زندگی ساری ٹھوکروں سے بھری ہوئی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ یہ رحمٰن ہی خدا ہے جو رات کو بھی اور دن کو بھی تمہیں رحم کے ذریعہ زندہ رکھتا ہے اور تمہاری ضروریات کا کفیل ہوتا ہے۔ ’’یعنی اس کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا اور پھر ایک اور جگہ اسی رحمانیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے (۔) کہ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ پرندوں کو جو ان کے اوپر فضا میں اڑتے پھرتے ہیں (۔) وہ کبھی اپنے پر پھیلا دیتے ہیں اور ہوا کی لہروں پر اڑتے ہیں کبھی ان کو سکیڑ لیتے ہیں اور نیچے کی طرف Dive کرتے ہیں۔ تو یہ سارے نظارے ہیں ان پر غور کرو۔ تو (۔) اور ان کو کوئی نہیں ہے جو جو میں اسی طرح سمیٹے رکھے اور اٹھائے رکھے سوائے رحمان خدا کے۔

اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود (۔) کے الفاظ میں یہ ہے: ’’کیا انہوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو اڑتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کبھی وہ بازو کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ رحمٰن ہی ہے کہ ان کو گرنے سے تھام رکھتا ہے **یعنی فیضان رحمانیت ایسا تمام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو تین مل سکتے تھے وہ بھی اس کے فیضان کے وسیع دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں**‘‘۔ اب حضرت مسیح موعود (۔) کی تحریرات سے اس زمانہ کے پیسہ کی قیمت بھی پتہ لگ جاتی ہے اس زمانہ میں پیسہ کے تین پرندے مل جایا کرتے تھے‘ آج تو تین روپے کا ایک پرندہ بھی نہیں ملتا۔ تو جو اقتصادی حالات بدل رہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود (۔) کی تحریرات پر غور کریں تو آپ کو سمجھ آجائے گی کہ اس زمانہ میں اقتصادیات کیسی تھیں اور آج کل کیسی ہیں۔

’’اور چونکہ ربوبیت کے بعد اسی فیضان کا مرتبہ ہے اس جہت سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں رب العالمین کی صفت بیان فرما کر پھر اس کے رحمٰن ہونے کی صفت بیان فرمائی تا ترتیب طبعی ان کی ملحوظ رہے‘‘۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص - روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 449 تا 450 بقیہ حاشیہ نمبر 11)

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں: الرحمن - ’’تیسرا سمندر الرحمن ہے اور اس سے (اھدنا الصراط المستقیم) کا جملہ سیراب ہوتا ہے تا انسان ہدایت اور رحمت پانے والوں میں ہو جائے کیونکہ صفت رحمانیت ہر اس وجود کو جو صفت ربوبیت سے تربیت پا چکا ہے وہ سب کچھ مہیا کرتی ہے جس کی اسے حاجت ہو۔ پس یہ صفت تمام وسائل کو رحم پانے والے کے موافق بنا دیتی ہے اور ربوبیت کا نتیجہ وجود کو کامل قویٰ دینا اور ایسے طور پر پیدا کرنا ہے جو اس کے لائق حال

اور مناسب ہے- اسی صفت کا اثر یہ ہے کہ یہ ہر وجود کو اس کے عیوب چھپا دینے والا لباس پہناتی ہے"-

اب ہر جانور کو اس کے عیوب چھپانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا لباس بھی پہنایا ہوا ہے اور دم بھی جانوروں کے جن کی ہوتی ہے وہ اس کے بعض عیوب کو، بعض ننگوں کو ڈھانپنے والی ہے- تو یہ عجیب اللہ کی شان ہے کہ کوئی چیز بھی اس نے بے مقصد پیدا نہیں فرمائی- ہر چیز خدا کی ذات کی طرح اس کا پردہ رکھنے والی ہے-

"عیوب چھپا دینے والا لباس پہناتی ہے اسے زینت عطا کرتی ہے' اس کی آنکھوں میں سرمہ لگاتی ہے' اس کے چہرہ کو دھوتی ہے' اس کو سواری کے لئے گھوڑا دیتی ہے' اس کو شہسواروں کے طریق بتاتی ہے اور صفت رحمانیت کا درجہ ربوبیت کے بعد ہے جو ہر چیز کو اس کے وجود کا مطلوب عطا کر کے اسے توفیق یافتہ لوگوں میں سے بنا دیتی ہے- ان میں سے چوتھا سمندر صفت الرحیم ہے اور اس سے (صراط الذین انعمت علیھم) کا جملہ مستفیض ہوتا ہے تا بندہ خاص انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہو جائے- کیونکہ رحیمیت ایسی صفت ہے جو ان انعامات خاصہ تک پہنچا دیتی ہے جن میں فرمانبردار لوگوں کا کوئی شریک نہیں ہوتا- گو (اللہ تعالیٰ کا) عام انعام انسانوں سے لے کر سانپوں اژدہاؤں تک کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے"- یہ کرامات الصادقین سے اقتباس لیا گیا ہے-

(کرامات الصادقین - روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 118)

اب یہ بہت گہرا مضمون ہے اس کو اگر یہاں کھولا جائے تو بہت اس میں وقت لگے گا-

صفت رحیم اور رحمانیت میں ایک بنیادی فرق ہے کہ رحمانیت آغاز میں کسی چیز کو انعام کے طور پر دینا جبکہ وہ چیز ابھی پیدا ہی نہ ہوئی ہو جو مانگنے کے لئے نکلے اور رحیمیت اس کی نعمت کو قبول کرنا اور بار بار رحم فرمانا- اب اس پہلو سے موسم آتے ہیں چلے جاتے ہیں- آج یہ فصل بونے کا موسم ہے' کل کٹائی کا موسم ہے- ہر سال یہی ہوتا رہتا ہے- موسم آئے اور نکل گئے لیکن ہر سال یہ تکرار ہے رحمت کی اور اسی تکرار کا نام رحیمیت ہے- آغاز میں وہ صفات عطا کر دینا جس سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ رحمانیت کے تابع اور ربوبیت کے تابع ہے اور رحیمیت کے تابع ان کا بار بار ہمیشہ ہوتے چلے جانا یہ رحیمیت کا تقاضا ہے- پس اللہ تعالیٰ کی تمام صفات حسنہ پر غور کریں تو رحمانیت اور رحیمیت سے پھوٹتی ہیں اور ربوبیت سے ترویج پاتی ہیں-

کسی کا کچھ حق نہیں یہ سب بلا استحقاق اس کو فیضان ملتا ہے"اور بغیر اس کے کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسب حاجت ان کے"- یعنی ذی روحوں کو جن جن چیزوں کی حاجت ہے- ان کے مطابق- یہ عمل جاری و ساری رہتا ہے- اس فیضان کی برکت سے "ہر یک جاندار جیتا جاگتا' کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے"- اب یہ جنس کی بات ہو رہی ہے فرق کی بات نہیں ہو رہی- انسانوں میں سے بھی بڑی کثرت سے کروڑوں اربوں انسان ایسے ہیں جو مفلوک الحال ہیں غریب ہیں اور کئی قسم کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں مگر بحیثیت مجموعی انسان کو خدا نے توفیق دی ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے ہر انسان کا کفیل ہو سکے- اس کے اپنے گناہ اور بدیاں اور حرص و ہوا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنی دولت اور طاقت کو اپنے لئے روک رکھتا ہے اور بنی نوع انسان میں جاری نہیں کرتا- اگر جاری کرے تو کسی زمانہ میں بھی بنی نوع انسان قحط اور مفلوک الحالی کا شکار نہ ہو- پس اس پہلو سے یہ یاد رکھیں کہ رحمٰن کا عام فیضان جو ہے وہ سب ذی روح پر حاوی ہے اور حضرت مسیح موعود (-) یہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرنا اس سے مراد نوعی ضرورت ہے لیکن ہر فرد کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی اگرچہ ہونی چاہئے تھی- وہ اس لئے نہیں ہو سکتی کہ انسان خود بد ہو چکا ہے اور انسان انسان کو اپنے مظالم کا شکار بنا لیتا ہے-

"یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں جو کچھ روحوں کو جسمانی تربیت کے لئے درکار ہے سب کچھ دے دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی تربیت کے روحانی تربیت کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کی استعداد رکھتے ہیں"- یعنی انسان" ان کے لئے قدیم سے عین ضرورتوں کے وقت کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے"- ہر زمانہ میں کلام تو اللہ کی طرف سے نازل ہوتا رہا مگر اس پرانے زمانہ کے انسانوں کی ضرورتیں محدود تھیں اس لئے ان کو کلام بھی محدود ملے اور یہ سلسلہ ترقی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ تک پہنچا اور قرآن کریم نے گزشتہ تمام انبیاء کی رحمتیں اپنی ذات میں اکٹھی کر لیں- (فیھا کتب قیمة)- قرآن کریم میں تمام قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا خلاصہ بیان ہے-

فرماتے ہیں: "غرض اسی فیضان رحمانیت کے ذریعہ انسان اپنی کروڑ ہا ضروریات پر کامیاب ہے"- مطلب کروڑ ہا ضروریات اپنی پوری کر لیتا ہے- "سکونت کے لئے سطح زمین' روشنی کے لئے چاند اور سورج' دم لینے کے لئے ہوا' پینے کے لئے پانی' کھانے کے لئے انواع و اقسام کے رزق اور علاج امراض کے لئے لاکھوں طرح کی ادویہ اور پوشاک کے لئے طرح طرح کی پوشیدنی چیزیں اور ہدایت پانے کے لئے صحف ربانی موجود ہیں اور کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ تمام چیزیں میرے عملوں کی برکت سے پیدا ہو گئی ہیں"- خود تھا ہی نہیں تو اس کے عمل کون سے تھے- پس ہندوؤں میں جو آواگون کا چکر ہے اس کا حضرت مسیح موعود (-) رد فرما رہے ہیں براہین احمدیہ میں' اسی سے یہ جملے لئے گئے ہیں- کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے عملوں کی برکت سے یہ سب کچھ پیدا ہوا ہے" اور میں نے کسی پہلے جنم میں کوئی نیک عمل کیا تھا جس کی پاداش میں یہ بے شمار نعمتیں خدا نے بنی آدم کو عنایت کیں- پس ثابت ہے کہ یہ فیضان جو ہزار ہا طور پر ذی روحوں کے آرام کے لئے ظہور پذیر ہو رہا ہے یہ عطیہ بلا استحقاق ہے جو کسی عمل کے عوض نہیں فقط ربانی رحمت کا ایک جوش ہے تا ہر یک جاندار اپنے فطرتی مطلوب کو پہنچ جائے اور جو کچھ اس کی فطرت میں حالتیں ڈالی گئی ہیں وہ پوری ہو جائیں"-

(براھین احمدیه هر چهار حصص روحانی خزائن جلد 1 صفحه 445 تا 447 بقیه حاشیه نمبر 11)

(الفضل انٹرنیشنل لندن 18 مئی 2001ء)

تاریخ مجلس انصار اللہ ناروے

ناروے میں احمدیت کا پیغام 1956ء میں پہنچا جب مرکز کی طرف سے سکنڈے نیوین ممالک میں مربی انچارج کا تقرر ہوا- ابتداء میں ناروے' سویڈن مشن کے تحت کام کرتا تھا اور مربی انچارج صاحب کا قیام بھی سویڈن میں ہوتا تھا- 1971ء سے لے کر 1980ء کی دہائی کے دوران پاکستان سے کچھ نوجوان ترک سکونت اختیار کر کے ناروے میں رہائش پذیر ہو گئے- اسی دہائی کے آخر میں جب چند نوجوان انصار کی عمر کو پہنچے تو ناروے میں مجلس انصار اللہ کا قیام ناگزیر ہو گیا-

مکرم کمال یوسف صاحب ناروے کے مربی انچارج مقرر ہوئے تو انہوں نے مرکز کو تجویز بھجوائی کہ ناروے میں اس وقت چھ انصار ہیں للذا دونوں ممالک کی ایک مشترکہ تنظیم کی بجائے علیحدہ علیحدہ تنظیم انصار اللہ قائم کی جائے- مرکز نے آپ کی اس تجویز کو منظور کر لیا چنانچہ ملک کے نائب صدر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کی ہدایت کے مطابق مورخہ 23 اگست 1980ء کو ناروے کے شہر اوسلو میں انصار اللہ کی ایک خصوصی میٹنگ منعقد ہوئی- اس اجلاس کے بعد مرکز سے زعیم انصار اللہ کے انتخاب یا نامزدگی کی درخواست کی گئی جس پر مرکز نے 11 جنوری 1981ء کو مکرم کمال یوسف صاحب کی سفارش پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کو مجلس انصار اللہ ناروے کا پہلا ناظم اعلیٰ نامزد کیا اور اس طرح ناروے میں مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا-

ابتداء میں مرکزی دستور کے مطابق مشنری انچارج ہی بلحاظ عہدہ ذیلی تنظیم کے نائب صدر بھی ہوتے تھے لیکن جون 1988ء سے نائب صدر کا عہدہ ختم کر دیا گیا اور تمام اختیارات ناظم اعلیٰ کو منتقل کر دیئے گئے-

(سوونیئر مجلس انصار اللہ جرمنی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایم ٹی اے
صحبت صالحین کا ذریعہ

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب دارالصدر غربی ربوہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ خاکسار کے برادر نسبتی محترم طلحہ سلیم اللہ خان صاحب ابن محترم ڈاکٹر ظفر اللہ خان صاحب ووپرتال جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ راشدہ مبارکہ احمد صاحبہ بنت محترم مبارک احمد عارف صاحب سٹریس ہاؤزن جرمنی مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 17 مئی 2001ء بروز جمعرات بیت مبارک میں کیا۔ محترم طلحہ سلیم اللہ خان صاحب محترم راجہ زین العابدین صاحب کے پوتے اور محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے نواسے ہیں۔ احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالخالق ناصر صاحب مربی سلسلہ ٹنڈو الہ یار حیدر آباد کی تین بیٹیوں نے اپنی اپنی کلاسوں میں سالانہ امتحان میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کی ہیں۔ وہ بچیوں کی کامیابی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مردان کے والد محترم حافظ احمد علی گرواہی صاحب سابق معلم وقف جدید واصلاح وارشاد کی بائیں آنکھ کا سفید موتیا کا اپریشن مورخہ 20 مئی 2001ء سلانوالی میں ہوا۔ نظر کی بحالی اور صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عزیز اللہ خان صاحب سابق خوشنویس الفضل گزشتہ دنوں شدید بیمار رہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل کے سے روبصحت ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

Uet لاہور نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے ایم ایس سی کمپیوٹر انجینئرنگ، کنٹرول سسٹمز انجینئرنگ، الیکٹرانک انجینئرنگ، تھرمل سائنس، مینوفیکچرنگ انجینئرنگ، میکینکل ڈیزائن انجینئرنگ، میکاٹرنک انجینئرنگ مینجمنٹ، انوائرنمنٹل انجینئرنگ، سٹرکچرل انجینئرنگ، سائل میکینکس اینڈ فاؤنڈیشن انجینئرنگ، ہائیڈرالک اینڈ اریگیشن انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ، مائننگ انجینئرنگ، میٹالرجیکل انجینئرنگ، آرکیٹکچر، سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ، فزکس، اپلائیڈ کیمسٹری، میتھمیٹکس، سافٹ وئیر انجینئرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، درخواست دینے کی آخری تاریخ 19 جولائی ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 21 جون 2001ء۔

(نظارت تعلیم)

سیمینار AACP بعنوان

ڈیٹابیس اور اوریکل

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ چیپٹر کے زیراہتمام مورخہ 19 مئی 2001ء بروز ہفتہ مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہال میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس کا عنوان Database Development and Introduction to Oracle تھا۔

محترم فہیم اعجاز احمد صاحب لاہور سے اس عنوان پر لیکچر دینے کے لئے خاص طور پر لاہور سے تشریف لائے تھے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم قریشی افتخار علی صاحب چیئرمین انٹرنیشنل احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹ اینڈ انجینئرز تھے۔ تلاوت کے بعد فخر الحق شمس صاحب ناظم اعلیٰ سیمینار نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے لاہور سے تشریف لائے ہوئے مہمان کا تعارف کرایا اور AACP کے تحت علمی سیمینارز کا سلسلہ شروع کرنے کے بارے میں چند باتیں پیش کیں۔ محترم فہیم اعجاز احمد صاحب نے اپنے لیکچر میں ڈیٹا بیس کا تعارف، تجزیہ، ڈیزائن کرنے کے طریق اور بعض اہم نکات پیش فرمائے۔ نیز اوریکل کا تعارف بھی پیش کیا۔ تمام معلومات انہوں نے سادہ زبان اور عام فہم طریق پر وائٹ بورڈ کی مدد سے بھی سمجھائیں۔ لیکچر کے آخر پر سوال و جواب کا سیشن ہوا۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں سیمینارز منعقد کرنے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور دعا کے ساتھ اختتام کیا اس سیمینار میں کثیر تعداد میں خواتین وحضرات نے شرکت فرمائی۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام دردانہ مشتاق سے بدل کر دردانہ ملک رکھ لیا ہے آئندہ سے مجھے اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔

دردانہ ملک c/o صوبیدار عزیز احمد اعوان
10/14 دارالرحمت غربی ربوہ

اعلان داخلہ

سنٹر فار ہائی انرجی فزکس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایم فل ہائی انرجی فزکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 12 جولائی تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 23 جون 2001ء

(نظارت تعلیم)

گھر سے دور، گھر جیسا ماحول۔ 24 گھنٹے سروس
پارس ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ (اے سی)
ریلوے روڈ رحیم یار خان
فون آفس 72586-0731 فیکس 74882

خبریں

ربوہ: 25 جون گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 21 زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ
منگل 26 جون۔ غروب آفتاب: 7-20
بدھ 27 جون - طلوع فجر: 3-22
بدھ 27 جون - طلوع آفتاب: 5-02

اختیارات کے تعین کیلئے ترمیم آسکتی ہے

صدر و چیف ایگزیکٹو کے معاون میجر جنرل راشد قریشی نے ایک بار پھر ملک میں کسی نئے سیاسی سیٹ اپ یا سینئر وزیر و قائمقام وزیراعظم لائے جانے کے امکان کی ایک دفعہ پھر تردید کرتے ہوئے کہا ہے قومی وصوبائی اسمبلیوں کی سیٹوں کی تعداد دوگنا کئے جانے یا ان میں مخصوص نشستوں پر انتخابات کے لئے بلدیاتی عہدیداروں کو الیکٹورل کالج قرار دیئے جانے سے متعلق خبریں غلط ہیں ایسا کوئی اقدام نہیں اٹھایا جا رہا۔

کشمیری رہنماؤں کو بھی ملاقات کی دعوت

صدر و چیف ایگزیکٹو نے پاک بھارت سربراہ اجلاس سے قبل صلاح و مشورے کے سلسلے میں کشمیری رہنماؤں کو بھی ملاقات کی دعوت دی ہے۔ کشمیری رہنماؤں اور صدر مملکت کے درمیان یہ ملاقات جمعرات 28 جون کو ہو گی۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق جن کشمیری رہنماؤں کو دعوت نامے بھیجے گئے ہیں ان میں آزاد کشمیر کے رہنما اور دنیا کے دیگر حصوں میں کشمیر کاز کے لئے کام کرنے والے کشمیری رہنما شامل ہیں۔

پیرو میں زلزلے سے تباہی 47 ہلاک

امریکہ میں پیرو کے جنوبی علاقے میں شدید زلزلے سے کم سے کم 47- افراد ہلاک، ہزاروں بے گھر اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ حکومت نے ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت 7.9 تھی اور زلزلے کے جھٹکے ایک منٹ تک محسوس کئے جاتے رہے۔ زلزلے سے اریکیوپا کا علاقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا جہاں 30 فیصد عمارتیں اور مکان تباہ ہو چکے ہیں۔

اسامہ بن لادن کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ

طالبان حکومت نے کہا ہے کہ انہوں نے مبینہ دہشت گرد اسامہ بن لادن کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی ہوئی ہے اور وہ اسے افغانستان سے باہر کسی غیرملکی تنصیبات پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ اسامہ کے پاس ایسی کوئی سہولت نہیں ہے جسے وہ افغانستان کی حدود سے کسی بیرونی ملک کے خلاف استعمال کر سکیں۔

نئی کھاد پالیسی

حکومت نے نئی کھاد پالیسی کے تحت درآمدی کھاد پر انحصار کم کرنے اور نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے سرمایہ کاروں کو ڈیوٹی فری کھاد پلانٹس درآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ان پلانٹس کی درآمد پر امپورٹ، سرچارج، ایکسائز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس اور دیگر وفاقی اور صوبائی ٹیکسوں کو بھی چھوٹ ہوگی۔

ملاقات کو یقینی بنائیں

کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین پروفیسر عبدالغنی بھٹ کی سربراہی میں 2 رکنی وفد نے نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمشنر اشرف جہانگیر قاضی سے ملاقات کی۔ ملاقات میں کشمیر کی تازہ ترین صورتحال اور پاک بھارت سربراہ ملاقات پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ حریت وفد میں پروفیسر عبدالغنی کے علاوہ قاضی اسداللہ بھی شامل تھے۔ انہوں نے ملاقات میں زور دیا کہ وہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف سے دورہ دہلی کے دوران حریت کانفرنس کے وفد کی ملاقات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں۔

بھارت مقبوضہ کشمیر سے فوج نکالنے پر تیار

امریکہ اور یورپ میں سرگرم آزادی کشمیر کے پاکستانی اور کشمیری حلقوں نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر سے فوجوں کے انخلا پر آمادہ ہوگئی ہے۔ ان کے مطابق ڈیڑھ سال کی مسلسل ٹریک ٹو ڈپلومیسی، امریکی تھنک ٹینک کی تجاویز، بھارت کی طرف سے یکطرفہ فائر بندی اور پاکستان کی طرف سے کنٹرول لائن سے فوجوں میں کمی کے بعد بھارتی فوج اور حکمرانوں سے مسلسل رابطوں کے بعد اس اقدام کی نوبت آئی۔

بھارت سے امن معاہدہ کیا جائے وفاقی وزیر

بلدیات عمر اصغر خان نے کہا ہے بھارت کے ساتھ امن کے معاہدے پر دستخط ہونے چاہئیں تاہم صدر مملکت اس بارے میں بہتر بتا سکتے ہیں۔ کہ بھارت کے ساتھ امن معاہدے پر کیا حکمت عملی اپنانی چاہئے۔

یورپی یونین، جمہوریت کی چھڑی اور تیسری دنیا

مواصلات اور ریلوے کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ ہمیں آئی ایم ایف سے ہی اقتصادی تعاون مل رہا ہے جبکہ یورپی یونین کوئی تعاون نہیں کر رہی۔ پاکستان نے یورپی یونین کے جن ممالک سے اقتصادی تعاون حاصل کیا ہے وہ محض باہمی تعلقات کے طور پر ملا ہے یورپی یونین والے اپنے مفادات کو دیکھ کر چلتے ہیں۔ جمہوریت ان کے لئے ایک ایسی چھڑی ہے جس کے ذریعے وہ تیسری دنیا کے ممالک کو ہانکتے ہیں۔

پنجاب کے بجٹ میں کوئی نئی ترقیاتی سکیم نہیں

صوبہ پنجاب کے لئے نئے مالی سال کا بجٹ تیار کر لیا گیا ہے اور بجٹ کا کل تخمینہ ایک سو اٹھارہ ارب روپے کے قریب ہے۔ بجٹ میں کسی قسم کا نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ جبکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق موجودہ بجٹ میں 17- ارب روپے ترقیاتی منصوبوں کے لئے رکھے گئے ہیں اور کوئی بھی نئی سکیم ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں کی گئی۔

پنجاب پانی کا مسئلہ حل نہیں کرنا چاہتا سندھ

سندھ نے ایک مرتبہ پھر صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم کا تنازعہ حل نہ ہونے کی ذمہ داری پنجاب پر ڈال دی ہے- اور کہا ہے کہ صدر و چیف ایگزیکٹو کے احکامات کے باوجود پنجاب 1991ء کے معاہدے کو تسلیم کرنے سے انکاری ہے- اور اس حساس معاملے کے حل نہ ہونے کی وجہ سے صوبوں کے درمیان ہم آہنگی کا فقدان ہے-

اسرائیل پر اسامہ کے حملے کا امکان

اسرائیلی فوج کے محکمہ اطلاعات کے سربراہ نے خبردار کیا ہے کہ اسامہ بن لادن کے ساتھیوں کی جانب سے حملے کا امکان ہے- انہوں نے الزام لگایا کہ اسامہ کے ساتھیوں نے پہلے بھی اسرائیل میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی-

بجلی مہنگی نہ ہوئی تو خسارہ 50- ارب ہوگا

نیپرا کی طرف سے واپڈا کو بجلی کی قیمتوں میں اضافے کی اجازت نہ دینے کے فیصلے سے نئے مالی سال کے خاتمے پر واپڈا کا خسارہ 50- ارب روپے تک پہنچ جائے گا- واپڈا نے نیپرا کے اس فیصلے کے خلاف دوبارہ اپیل دائر کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے-

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs
Available in the shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 759 0106,
Fax: 759 4111, Email: qaddan@brain.net.pk

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

البشیرز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

نوٹس داخلہ برائے کمپیوٹر + انگلش اسپیکنگ کلاسز
اللہ کے فضل سے کمپیوٹر + انگلش اسپیکنگ کلاسز (مارننگ گروپ) نہایت کامیابی سے جاری ہیں۔ طلباء و طالبات کے پر زور اصرار پر یکم جولائی 2001ء سے نیشنل کالج ربوہ میں شام کی کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے۔ F.A/F.Sc; Matric اور B.A/B.Sc کے امتحانات سے فارغ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ گروپس میں داخلہ جاری ہے۔
نیشنل کالج ربوہ
23- شکور پارک ربوہ فون: 212034

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے صندل کی گولیاں شادابی استعمال کریں- خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے- قیمت -/20 روپے
تیارکردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر 632606-642605

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں۔
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور۔ فون دکان 7351722
پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی۔ فون گھر 5865913

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ- بازار کٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 7729137-7720874-021
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 34101-642628 چوک کچہری بازار فیصل آباد

عطیہ چشم، صدقہ جاریہ

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

SANKY RUBBER PARTS SANKY RUBBER PARTS
SRP
سینکی ربڑ پارٹس

سپیشلسٹ: آٹو ریڈی ایٹر ہوز پائپ، آٹو ربڑ پارٹس
تمام گاڑیوں اور ٹریکٹروں کیلئے موزوں ترین
امپورٹیڈ میٹریل سے ماہرین کی نگرانی میں تیار شدہ
چلنے میں بے مثال ★ کارکردگی میں لاجواب
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم Ph: 042- 7924511, 7924522
SANKY RUBBER PARTS SANKY RUBBER PARTS

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں-
265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور- فون 5118096-5114822
برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ P.P 212038

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروز پور روڈ- مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے- مظفر محمود- فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب ہارون آباد میں بھی کام شروع کردیا ہے حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 23-22-21 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے
مینجر: مطب حمید
ضیاء شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون 2612-0691

فون: 646082
639813
جدید زیورات کا مرکز
مراد جیولرز
ریل بازار فیصل آباد
نزد مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار فیصل آباد